Zabt e gham
Kahanifreak.com

اریبہ کالج کیلئے تیار ہو رہی تھی جب سبین اس کا نام پکارتی ہوئی اس کے سر پر آن وارد ہوئی تھی۔

"اریبہ۔۔اریبہ۔۔۔" اس نے دروازے کے فریم پر ہاتھ رکھتے ہوئے سانس لیا۔ "آج تم کالج جاؤ۔۔ میرا دل نہیں ہو رہا۔۔" سبین اس کے پاس آگئی۔

"یار سبین۔۔اتنا اہم ٹیسٹ ہے۔۔۔" اریبہ نے صدا کی طرح اسے یاد کروانا اپنا ہی فرض سمجھا۔۔

"ہاں تو ہوتا رہے میری بلا سے۔۔ میں نے کون سا پاس ہونا تھا اس میں۔۔۔" کیا شان بے نیازی تھی، وہ بیڈ پر لیٹتے ہوئے کہنی کے بل اپنا منہ اپنی ہتھیلی پر ٹکا گئی۔

ماں باپ کی چھاؤں تلے پروان چڑھنے والے بچے زندگی جیتے ہیں جبکہ دوسری جانب باپ کے سایے اور ماں کی آغوش سے محروم زندگی گزارتے ہیں۔۔۔اریبہ کا بھی یہی حال تھا اسے آج سے زیادہ کل کی فکر تھی وہ سبین کی طرح بے فکری کی سانسیں نہیں بھر سکتی تھی۔

"ہاں۔۔۔ مگر تم تو یونیفارم پہنے ہوئی ہو اور تمہیں اب یاد آرہا ہے کہ کالج نہیں جانا۔۔۔"

"ساری عمر نابد ہو ہی رہنا۔۔۔ تمہیں کوئی بھی آکر بھینس بنا کر چلا جائے۔۔۔"

"الو۔۔۔" اریبہ نے آہستگی سے اس کی اصلاح کی۔

سبین نے حیران کن نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔ "ارے پاگل۔۔۔" اس نے آہ بھری۔ "اریبہ۔۔۔"

"کیا اریبہ۔۔۔اگر بے عزتی کرنی بھی ہے کم سے کم صحیح اصطلاح میں تو کرو۔۔۔" وہ منمنائی۔

kahanifreak.com

"دفع کرو ان سب باتوں کو۔۔۔ میری سنو میں ناجواد کے ساتھ جا رہی ہوں۔۔۔" سبین نے نادانی سی خوشی میں بتایا۔

"لیکن وہ تو تم سے بات نہیں کرتا۔۔۔" اریبہ کی وہی سچائی کا پیکر۔

"ہاں تو۔۔۔۔ جب میں اس کے کالج کے گیٹ کے باہر کھڑی ہو جاؤں گی تب تو اسے بات کرنی ہی پڑے گی ناں۔۔ جیسے ہمارے کالج کے گیٹ کے باہر لڑکے کھڑے ہوتے ہیں۔۔۔" سبین کے آئیڈیے پر اریبہ کی آنکھیں باہر آئی تھیں۔

"خدا کو مانو سبین۔۔۔ تم بھی چھچھورے مردوں کی طرح یہ حرکت کر کے ان کی لاٹری لگواؤ گی۔۔۔"

"کیا ہوا۔۔؟ اچھا آئیڈیا نہیں ہے کیا۔۔۔؟" اس نے الٹا سوال کیا۔۔۔ یہاں یہ سمجھنا مشکل تھا دونوں میں سے زیادہ احمق کون تھا۔

"بے حد بکواس آئیڈیا ہے۔۔۔ الٹا پکڑی گئی نا تو لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔۔۔"

"کیا یار۔۔ اف۔۔ میرے حساب سے اتنا بند اس آئیڈیا تھا۔۔۔" وہ واپس سے اداس ہوتی بیڈ پر گر گئی۔۔۔

"اب چپ کر کے کالج چلو۔۔ ہمارے۔۔۔۔" اس نے زور دے کر کہا۔

"چلو بھئی۔۔ ہمارے نصیب میں کہاں محبوب کی بارشیں، بس مس شہناز کا تھوبڑا دیکھنا ہی لکھا ہے۔۔۔" سبین بددلی سے بولی تھی۔

"ہمارے نصیب میں جتنی بارشیں کم ہوں اتنا ہی اچھا ہے۔۔۔ سر پر ٹین کی چھت ہے اور خواہشیں بارشوں کی ہیں۔۔۔" اریبہ نے اک بار پھر سے آئینہ دیکھایا، سبین اس کی بات کی سنگینی کو ہنسی میں اڑا گئی تھی۔

اس کو دیکھتے اریبہ بھی مسکرادی اور اس کے چہرے پر ابھرنے والی مسکراہٹ بہت ہی پیاری تھی۔

"یار تمہارے ہونٹ کی چوٹ کا کسی نے پوچھا تو کیا بولو گی۔۔؟" سبین کو یک دم ہی یاد آیا۔

"وہی اپنا پرانا بہانہ۔۔۔ گر گئی تھی بس اس بار سکرپٹ میں منہ کے بل گرنا ہے۔۔۔"

"میری بہن۔۔۔ میری جان۔۔۔" وہ اس کے گلے لگ گئی۔

وہ آج پھر سعد کے ساتھ کیفے میں بیٹھی ہوئی تھی۔ سعد بھی آج اس سے دوٹوک بات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا، وہ خود اس چھپن چھپائی کے کھیل سے اکتانے لگا تھا۔ اس وقت بھی وہ دونوں اسی بات پر بحث کر رہے تھے۔

"ایمن! تم ایک بار فیصلہ کیوں نہیں کر لیتی تمہیں میں پسند ہوں یا فہد۔۔۔؟" وہ خاصا جھنجھلایا ہوا تھا۔

"اس میں کوئی دورائے ہے ہی نہیں۔۔۔ کیا تم یہ بات جانتے نہیں۔۔۔ فہد تو کیا کوئی بھی ہو مگر میرے دل پر صرف تمہارا نام درج ہے۔۔۔"

kahanifreak.com

"تو پھر یہ چوہے بلی کا کھیل کب تک چلے گا۔۔۔ جان چھڑواؤ اس سے یار۔۔۔" وہ کوفت زدہ تھا۔

"جب بھی کوشش کرتی ہوں وہ کچھ ایسا کر دیتا ہے کہ اسے چھوڑنے کا دل نہیں کرتا۔۔۔"

"پھر تم مجھے چھوڑ دو۔۔۔" ایمن کی بات پر اس کا دماغ گھوم گیا۔

"کیسی باتیں کرتے ہو سعد۔۔ مما بابا بھی تو اسی کے طرف دار ہیں۔۔۔ فہد کو چھوڑنے کے لئے کوئی ٹھوس وجہ چاہئے ہو گی۔۔۔"

"میں کافی نہیں ہوں کیا۔۔۔؟"

"Ofcourse تم ہو۔۔۔ مگر کچھ ایسا چاہئے جس سے فہد کا امپریشن خاک میں مل جائے۔۔۔"

"تم حکم کرو۔۔۔ کہو تو کوئی لڑکی بھیج دوں تمہارے گھر فہد کی گرل فرینڈ بنا کر۔۔۔" وہ اپنی ہی تجویز پر خباثت سے مسکرایا۔

"وہ تو ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن تم کتنی لڑکیوں سے رابطے میں ہو، جو کوئی بھی تمہارے لئے ایسا کر جائے گی۔۔۔"

"ارے پیسہ میری جان۔۔۔ پیسہ۔۔۔" وہ بات سنبھال گیا۔ "پیسے میں اتنا دم ہے فہد کی گرل فرینڈ تو کیا اس کی بیوی۔۔۔ اس کے بچوں کی ماں تک مل جائے گی۔۔۔" اس نے وضاحت ہی ایسی دی تھی جس پر کوئی سوال اٹھانا نا ممکن تھا۔

"مت بھولو۔۔۔ اسی کا نام لے لے کر میں تمہارے ساتھ گھومتی ہوں۔۔۔"

kahanifreak.com

"ارے ہاں بھئی اس فہد کا احسان ہے ہم پر۔۔۔ مگر بیچارہ لا علم ہے۔۔۔" سعد نے قہقہہ لگایا۔ "ارے ہاں۔۔۔ آج تم آرہی ہو ناں قوالی نائٹ میں۔۔۔؟"

"یار۔۔۔ مشکل ہے۔۔۔ تمہیں پتا ہے نا میرے ماں باپ کا۔۔۔" ایمن کے منہ کے زاویے بدل گئے۔

"تم فہد کا نام لے لو۔۔۔ کہنا اس کے ساتھ ڈنر پر جارہی ہو۔۔۔"

"یار۔۔۔ فہد نے آج تک کبھی بھی کوئی ڈنر کا سین نہیں رکھا۔۔۔ ہمیشہ اس نے لنچ کا ہی کیا ہے اور وہ بھی وہ خود یا تو میرے گھر آجاتا ہے اور ہم کچھ آرڈر کر لیتے ہیں یا پھر وہ کچھ وقت کیلئے یونی میں مل لیتا ہے۔۔۔"

"ضرورت سے زیادہ بور انسان نہیں ہے وہ۔۔۔" سعد نے لقمہ دیا۔۔

"ہے تو۔۔۔ پر کیا کریں۔۔۔"

"کرتا ہوں کچھ۔۔۔ بلکہ تم بول دینا فہد کے دوست کی شادی ہے۔۔۔"

"ہاں یہ اچھا ہے۔۔۔"

"آتا ہوں پھر میں رات میں تمہیں لینے۔۔۔"

ایمن نے سر ہلا دیا اور پھر وہ وہاں سے اٹھ گئے، واپسی پر سعد نے اسے ڈراپ کر دیا تھا۔

\-

وہ جیسے ہی گھر داخل ہوئی، اس کی ماں اس کا ہی انتظار کر رہی تھیں، ماں کی اس قدر فکر مندی بھی اس کے قدم غلط کی جانب بڑھنے سے نہیں روک پا رہی تھی۔

"ایمن آج تم نے اتنی دیر لگا دی۔۔۔" ماں نے اس کی آہٹ پہنچاتے ہی استفسار کیا۔

kahanifreak.com

"امی فہد یونی آئے تھے نا۔۔اس لئے۔۔۔یہ دیکھیں بریسلیٹ بھی دیا ہے۔۔۔"آواز میں کسی قسم کی لڑکھڑاہٹ نہیں تھی۔اس نے بریسلٹ اپنی ماں کو دکھایا۔"فہد نے کہا ہے رات میں یہ پہن کر آؤں۔۔۔ان کے دوست کی شادی ہے۔۔۔"

"اووہ۔۔۔اچھا۔۔۔کونسا دوست ہے اس کا۔۔؟؟"

"دانیال۔۔۔"اس نے جھٹ سے فہد کے دوست کا نام لیا جس کا وہ اکثر ذکر سنتی رہتی تھیں۔۔۔

جب سبین اور اریبہ کالج سے گھر واپس آئی تو گھر میں اک نیا ہنگامہ ان کا انتظار کر رہا تھا۔

"امی کیا ہوا ہے۔۔۔آپ پریشان ہیں۔۔۔؟؟؟ سبین فوراً سے ماں کی جانب بڑھی تھی۔

"جب تک اس گھر میں یہ نحوست ہے ناں کچھ بھی ٹھیک نہیں ہونے والا۔۔"ان کا اشارہ اریبہ کی طرف تھا۔

اریبہ نے وہاں سے نکل جانا بہتر سمجھا اور جیسے ہی اندر کی جانب قدم بڑھائے چاچی کی تحکیر بھری آواز نے اسے روک دیا۔

"ہاں ہاں۔۔آگ لگا کر اب کدھر جا رہی ہو تم۔۔۔؟"

"امی۔۔اریبہ نے کیا کیا ہے مجھے بھی بتائیں۔۔۔"

"نوید بھی منگنی توڑنے کی بات کر رہا ہے، کہہ رہا ہے عاطف نے پنگا ڈال دیا ہے۔۔۔اس گھر سے لڑکی نہیں لینی۔۔۔"

"امی۔۔عاطف بھائی اچھے نہیں ہیں۔۔۔" سبین نے اس کے دفاع کی اپنی سی کوشش کرنی چاہی تھی۔

"ہاں تو یہ کون سی شہزادی ہے۔۔۔ارے اس کا باپ تو اس کی ماں کا قاتل ہے۔۔۔چار سال کی تھی یہ جب اس کے باپ نے جانے کس بات پر اس کی ماں کو مار دیا۔۔خود تو عمر قید میں جیل چلا گیا۔۔۔اور دیکھو بھلا۔۔۔چودہ سال پورے بھی ہو گئے ہیں مجال ہے جو بیٹی کو ڈھونڈنے آیا ہو وہ۔۔۔"

اریبہ آنسو ضبط کر کے رہ گئی۔۔۔۔

"اور اب یہ اٹھارہ سال کی عمر میں قاتل باپ کی بیٹی کے ساتھ ساتھ طلاق یافتہ کا لیبل بھی لگوا گئی خود پر۔۔۔" ممتاز بیگم نے آج حد کر دی تھی۔

"اریبہ تم جاؤ کپڑے چینج کرو۔۔۔امی۔۔۔آپ کبھی کبھی اس کے ساتھ بہت زیادتی کر جاتی ہیں۔۔۔" سبین کے لہجے میں افسوس تھا۔ سبین بھی اریبہ کے پیچھے ہی اندر چلی آئی۔

" کبھی کبھی میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنے باپ کو ڈھونڈوں۔۔اس سے پوچھوں۔۔۔میرا کیا قصور تھا۔۔امی کو مارا تھا تو مجھے کیوں چھوڑا۔۔۔مجھے گالی بنا دیا ہے ابا نے۔۔۔" وہ دل ہی دل میں اپنے باپ سے مخاطب تھی۔

"اللہ۔۔۔کیا آپ کو بھی مجھ پر رحم نہیں آتا۔۔مجھے کیوں بنایا آپ نے اللہ میاں۔۔۔روز ذلیل ہونے کے لئے، مار کھانے کے لئے، باتیں سننے کے لئے۔۔۔آپ مجھے میری ماں کے پاس بلا لیں۔۔پلیز اللہ۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔" وہ اب باپ کا پیچھا چھوڑتی شکووں پر اتر آئی تھی، نہ بھوک کا احساس رہا تھا اور نہ ہی تھکن کا۔۔۔

kahanifreak.com

وہ اپنی ہی سوچوں میں غرق تھی جب ہی سبین ہاتھ میں کھانے کی پلیٹ لئے اس کے پاس آ گئی۔

"اٹھو اریبہ مجھے پتا ہے تم جاگ رہی ہو۔۔اٹھو۔۔۔تم نے کھانا نہیں کھایا ہے اور مجھے یہ بھی پتا ہے تمہیں بھوک لگی ہوئی ہے۔۔۔"

اریبہ نے جیسے ہی اپنی آنکھیں کھول کر سبین کو دیکھا، سبین کو اس کی نم آنکھیں دیکھ کر اپنی ماں کے رویے پر مزید افسوس نے آن گھیرا۔اریبہ خاموشی کے ساتھ اٹھ کر بیٹھ گئی۔

سبین بھی اس کے پاس ہی جگہ سنبھال گئی۔"چلو منہ کھولو اور پہلا نوالہ میرے ہاتھ سے کھاؤ" سبین نے روٹی کا لقمہ توڑ کر اس کا نوالہ بناتے ہوئے اریبہ کے منہ کے پاس کیا۔

"ایسے نہیں، صحیح سے منہ کھولو۔۔۔میرا ہاتھ پکڑ کے کھاؤ۔۔ویسے بھی جو اد نہ سہی۔۔تم ہی سہی۔۔"اس کی سرد آہ پر اریبہ کی نا چاہتے ہوئے بھی ہنسی نکل گئی۔

"یہ بات۔۔آپ کی بہن آپ کو ہنسانے کے لئے چھچھوری بھی بن جاتی ہے۔۔"اریبہ کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر سبین کے دل کو بھی اطمینان پہنچا تھا ورنہ اس کی ماں کے الفاظ نے ذخم گہرا ہی دیا تھا۔"چلو۔۔میں نے بھی کھانا نہیں کھایا، آؤ مل کر کھاتے ہیں۔۔۔۔"اس نے پلیٹ اپنے اور اریبہ کے بیچ میں رکھ دی اور پھر بیڈ پر چوکڑی مارتے اس کے ساتھ کھانا شروع ہو گئی تھی، غم تو چلتے رہتے ہیں کھانا نہیں رکنا چاہئیے۔۔۔

دانیال اور فہد کی آج مسٹر یزدان کے ساتھ میٹنگ طے تھی جو ہمیشہ کی طرح دانیال کی دیر سے آمد کے سبب تاخیر کا شکار ہو گئی تھی۔ فہد دانیال جناب کو کھری کھری سناتے اپنے ساتھ لئے آفس سے نکلا تھا اور اب واپس بھی اسے کھری کھری سناتے لا رہا تھا۔

"یار۔۔۔ سوری۔۔۔ مجھے کیا پتا تھا ایسے ہو جائے گا۔۔۔"

"ایک لفظ مت بولنا دانیال۔۔۔ تیری وجہ سے آج میٹنگ میں اتنی شرمندگی ہوئی ہے۔۔۔ مجھے نہیں لگتا کہ کوئی پازیٹیو ریسپانس ملے گا۔۔۔" فہد کا غصہ نا صرف دانیال پر نکل رہا تھا بلکہ گاڑی کی رفتار بھی اس کے گراف کے ساتھ میل کھا رہی تھی۔

"ریلیکس۔۔۔ میرا تو کوئی نہیں ہے۔۔۔ تو تو دھیان سے گاڑی چلا۔۔۔" وہ دانیال تھا آخر کو چٹکلا چھوڑ ہی دیا۔

"چپ ہو جا سالے۔۔۔ دل کر رہا ہے تجھے یہیں راستے میں اتار دوں۔۔۔" فہد کا غصہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔

"اتار دے۔۔۔ ہم کون سا بھابی ہیں جسے تو شوق سے pick n drop service دے گا۔۔۔" دانیال کے اس قدر سچے تبصرے پر بے ساختہ ہی فہد کی ہنسی نکل گئی۔

"کوئی نہیں۔۔۔ جس کا کوئی نہیں ہوتا۔۔۔ اس کا دوست ہوتا ہے۔۔۔ I love u Fahad...."

وہ اب مزید مسخرے پن پر اتر آیا تھا۔

"تو سدھر جا۔۔۔ نہیں تو گزر جا۔۔۔" فہد کا بھی مزاج بہتر ہو چکا تھا۔

kahanifreak.com

"جانو۔۔۔میری زندگی کی ڈور اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔کیوں تو دیکھ کر گاڑی نہیں چلا رہا۔۔۔ مروانے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔"اچانک ہی دانیال کا لہجہ بدلا تھا۔

"اچھا اچھا۔۔۔اب آرام سے چلا رہا ہوں۔۔"فہد مسکراتے ہوئے گاڑی کی رفتار کم کر گیا، دانیال اس کے غصے کے گراف کو نیچے لانا جانتا تھا یاں شاید فہد نے خود ہی یہ منصب صرف اپنے دوست کے نام کرر کھا تھا۔

رات کے پہر اریبہ صحن میں موجود تخت پر آ بیٹھی تھی۔۔۔گھر میں آج جو کچھ بھی ہوا تھا اس کا دل اداس ہو گیا تھا۔۔۔وہ ہمیشہ کی طرح وہاں بیٹھی اللہ سے اپنے دل کی باتیں کرنے لگی تھی اور تھا بھی کون جس کے سامنے وہ اپنا دل کھول کرر کھ سکتی اور وہ تحمل سے اسے بولنے کا موقع دیئے سنتا رہتا۔۔

"اللہ جی۔۔۔میرے پیارے اللہ۔۔آپ تو کوئی بھی بے کار چیز نہیں بناتے۔۔۔تو پھر مجھے کیوں بنایا آپ نے۔۔۔۔کیا آپ کو مجھ پر رحم نہیں آتا۔۔؟یا پھر شاید آپ مجھے ایسے دیکھ کر خوش ہیں۔۔۔چلیں آپ ایسے خوش ہیں تو پھر اریبہ بھی ایسے ہی حالات میں خوش ہونے کی کوشش کرے گی۔۔۔"

سبین بھی اریبہ کو تخت پر بیٹھے آسمان کی جانب سر اٹھائے نظر آئی تو وہ بھی اس کے پاس چلی آئی۔

"کیا کر رہی ہو اریبہ۔۔؟"

"کچھ بھی تو نہیں۔۔۔" اریبہ نے گردن موڑتے ہوئے سبین کو دیکھا۔

"ہائے۔۔ویسے دکھی اور جذباتی باتیں مجھے کرنی چاہیے۔۔۔ مگر مجھے دکھی تم لگ رہی ہو۔۔۔"

"اللہ نہ کرے تم کبھی دکھی ہو سبین۔۔۔۔"سبین کی مذاق میں کہی گئی بات بھی اس کا دل دہلا گئی تھی۔

"یار۔۔ تم اتنی پپو ہو۔۔ گلاب جامن ہو اریبہ۔۔۔"سبین نے اس کے گال کھینچے۔۔

"آؤچ۔۔۔ آرام سے۔۔۔ پہلے ہی چچی کے گلاب جامن سے درد ہے۔۔۔"وہ اپنے گال سہلانے لگی تھی۔

"ہاہاہا۔۔ یار اماں بھی نا۔۔۔ وہ اپنا سارا غصہ تم پر اتارنا شروع ہو جاتی ہیں۔۔۔ مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔۔"

کوئی بات نہیں۔۔۔ میری قسمت ہی ایسی ہے۔۔۔ اس کے لہجے میں اداسی آ گئی۔

"ارے اریبہ۔۔ تم دیکھنا۔۔ ہم سب سے اچھی ہو گی تمہاری قسمت۔۔۔"سبین کا لہجہ خاصا پر یقین تھا۔

"بہن بس اتنی چھوڑو جتنی ہمیں ہضم ہوں۔۔ ویسے بھی ٹین کی چھت ہے۔۔۔"اریبہ بھی بات کو مذاق میں اڑا گئی۔

سبین نے گردن گھما کر ٹین کی چھت کو دیکھا۔"ہاہ۔۔۔ٹین کی چھت کا تو کچھ نہیں کیا جا سکتا ،ہاں بد ہضمی کو ناکو چنے چبوانے کیلیئے بہن کے پاس کارمینا ضرور پڑی ہے۔۔۔"سبین نے آنکھ ماری، اریبہ آزردگی سے مسکرا دی۔

سبین نے اس کے گرد اپنا بازو پھیلاتے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔"مایوس ہونے والوں کے متعلق بھلا اللہ کیا فرماتے ہیں۔۔۔"

"بے شک اللہ کی رحمت سے مایوس تو کافر ہی ہوتے ہیں۔۔۔" اریبہ نے اس کے کندھے پر اپنا سر ٹکا دیا تھا۔

وہ سکون سے اپنے گھر میں بیٹھا ہوا تھا، وہ ایسا ہی تھا، نہ اوروں کی زندگی میں طوفان برپا کرتا تھا اور نہ اپنی زندگی میں کسی قسم کے جھنجھٹ پالنے کا روادار تھا۔ اسے کوئی پسند آیا اور اس نے احسن طریقے سے گھر والوں کی رضامندی سے منگنی کر لی۔ وہ سیدھی سادھی زندگی کا خواہاں تھا، نہ دھوکا دیتا تھا نہ برداشت کرتا تھا۔

"کیا مسئلہ ہے دانیال کے بچے۔۔۔ کیوں کال کر رہا ہے۔۔۔"

دانیال پچھلے پندرہ منٹ سے اسے مسلسل کال کر تا زچ کر گیا تھا۔ وہ اس وقت اس کی کال اٹھانے کے موڈ میں نہیں تھا، لیکن ڈھیٹ دوست کے سامنے کس کا چراغ چلتا ہے۔

"جلدی باہر آ۔۔۔ اور ہاں تھوڑے تمیز کے کپڑے پہن کر آیو۔۔۔"

"کیوں۔۔۔ تو بارات لے کر آیا ہے میری۔۔۔؟"

"مجھے نہیں پتا تھا کہ تیری بارات آنی ہے۔۔۔ مجھے لگا کہ۔۔۔"

"بکواس نہ کر۔۔۔ آرہا ہوں۔۔۔" فہد ناچار بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ دانیال اور اس کی فرمائشیں۔ وہ کالے رنگ کی شلوار قمیص پہنے ہوئے گھر سے باہر آیا تھا۔

دانیال نے اسے دیکھتے ہی ہاتھ ہلایا، وہ زیر لب مسکراتا آ کر گاڑی میں دانیال کے ساتھ والی نشست سنبھال گیا۔

"کہاں جا رہے ہیں ہم۔۔۔؟"

"فہد جانو۔۔۔ مجھ پر بھروسہ رکھیں آپ۔۔۔"اس نے پھر سے تفریح شروع کر دی۔

"جانو کی ایسی کی تیسی۔۔۔ صحیح صحیح بتا۔۔۔"

"قوالی نائٹ میں۔۔۔"

"کیا تو نہیں جانتا۔۔۔ میرے ایسے شوق نہیں۔۔۔؟ فہد نے اسے گھورا۔

"میرے تو ہیں۔۔۔اور جہاں میں جاؤں گا تجھے لے کے جاؤں گا۔۔۔ خاص کر جب تک تیرے ہاتھ صحیح سے پیلے نہیں ہو جاتے۔۔۔۔"اس کے لہجے میں استحقاق تھا۔

"دانیال تجھے اللہ پوچھے۔۔۔"

"اللہ مجھ سے پوچھ ہی رہا ہے تیری صورت میں۔۔۔"دانیال نے بنار کے جواب دیا تو وہ دونوں ہنس دئے۔

کالے رنگ کے خوبصورت فراک میں ایمن پری لگ رہی تھی۔۔۔ جس پر سلور کام ہوا ہوا تھا۔۔۔اور ہاتھ میں فہد کی طرف سے دیا گیا تحفہ پہنے ہوئے تھی۔۔ بال اس نے کھلے چھوڑ رکھے تھے لیکن گھر سے نکلتے وقت دوپٹے کو سر پر صحیح سے اوڑھ رکھا تھا، وجہ گھر میں فہد کے نام پر جھوٹ بول کر سعد کے ساتھ جانا تھا۔

"ہیلو ۔۔۔ گارجئیس۔۔۔"اس کے کار میں بیٹھتے ہی سعد نے نظر بھر کر اسے دیکھا۔

"یار۔۔۔مجھے ڈر لگ رہی ہے۔۔۔"

"تم اب میرا موڈ خراب کر رہی ہو۔۔۔ بھروسہ رکھو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"وہی دھات کے تین پات، ہر بھروسہ توڑنے والے کا پہلا وار۔۔۔"بھروسہ رکھو"

"پہلا تجربہ ہے میرا۔۔۔ایسے رات میں باہر جانے کا۔۔۔"

"ارے پہلی بار ہی ڈر لگتا ہے پھر عادت ہو جاتی ہے۔۔۔"

"پتا ہے فہد کی کال آئی تھی۔۔۔میں نے کہا کہ میں سو رہی ہوں بہت نیند آ رہی ہے۔۔۔"

"بہت بے وقوف آدمی ہے وہ۔۔۔"سعد اس پر ہنسا۔

"ہے تو۔۔۔بیچارہ محبت کرتا ہے مجھ سے۔۔۔"

"محبت چیز ہی ایسی ہے۔۔۔انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی۔۔۔"

وہ اس کی بات کو مذاق میں اڑاتی ہنس دی بالکل پروانے کی طرح۔۔۔

"اریبہ اگر تمہاری وجہ سے میری منگنی ٹوٹی ناں تو دیکھنا تم۔۔۔"نگین اریبہ پر ہی چڑھ دوڑی، گھر میں اسی کی گردن پتلی تھی۔

"تمھارا نوید آگ لگانے کے علاوہ اور کچھ نہیں کرتا کیا۔۔"جواب سبین کی طرف سے آیا تھا۔

"جلو مت میرے نوید سے۔۔۔ تمھارا جواد تو تمہیں منہ بھی نہیں لگاتا۔۔"ان دونوں نے تیر کے رخ اک دوسرے کی جانب کر لئے۔

"اللہ معاف کرے۔۔۔تمہارے نوید جیسا چھاپے گھٹنی ہوتا تو میں اس کا منہ توڑ دیتی۔۔۔اسے خود ہی دوسرا منہ لگوانا پڑتا۔۔"

"لڑ لڑ کے مر جانا تم دونوں۔۔۔"ممتاز بیگم نے بھی چپل ہاتھ میں پکڑے اینٹری دی تھی۔"ہاں اب بولو۔۔کون کیا بول رہا تھا۔۔۔؟"

"امی۔۔۔یہ تو مجھے سلام کر رہی تھی۔۔۔"نگین نے ڈر کے بولا۔

"اتنا لمبا سلام۔۔۔؟؟"

"اماں ساتھ میں خیریت بھی پوچھ رہی تھی۔۔۔" سبین نے بھی بات سنبھالنے کی کی۔
اماں تسلی کرنے کے بعد جیسے ہی وہاں سے گئیں دونوں نے ہی سکون کا سانس لیا تھا۔اریبہ ہمیشہ منظر سے دور ایک کونے میں چپ چاپ کھڑی تھی۔

دل غلطی کر بیٹھا ہے۔۔۔

غلطی کر بیٹھا ہے دل۔۔۔۔۔

وہ دونوں وہاں بیٹھے عجیب سی کیفیت سے دوچار تھے، قوالی چل رہی تھی اور فہد ستا ہوا بیٹھا تھا جبکہ دانیال وہ سر دھن رہا تھا۔۔دانیال کی نظر اچانک ہی ایمن پر پڑی، وہ سعد کے ساتھ بیٹھی خاصی پر سکون ماحول کا لطف لے رہی تھی۔

"فہد۔۔۔"

"کیا ہے۔۔۔؟" فہد پہلے سے ہی خاصا تنگ تھا، اس کے پکارے جانے پر چڑا اٹھا۔

"مجھے غلط مت سمجھنا۔۔۔۔پر۔۔۔"

"کیا ہے۔۔۔ایک بار میں پوری بکواس کیا کر۔۔۔ بریک لگا لگا کے کیوں بولتا ہے تو۔۔۔" وہ بے زار ہوا۔

"فہد۔۔وہ دیکھ بھابی۔۔۔" اس نے ذرا سا اشارہ کیا۔۔۔ فہد نے گردن گھما کر اس جانب دیکھا ۔۔۔لمحے کی لمحے اس کی آنکھیں خود دیکھے منظر پر ہی بے یقین ہوئیں۔۔۔۔اور اگلے ہی پل

kahanifreak.com

اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔۔۔قدرے تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس نے اپنی جیب سے فون نکالا اور ایمن کو کال ملائی۔

توقع کے عین مطابق ایمن نے اس کا فون نہیں اٹھایا تھا، اور اس کے چہرے کے تاثرات وہ وہاں بیٹھے بھی بھانپ گیا۔۔۔وہ گھبرا رہی تھی۔۔۔پھر اس نے اپنا فون بند کر دیا۔۔۔دانیال نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

قتل چھپتے تھے کبھی سنگ کی دیوار کے بیچ
اب تو کھلنے لگے مقتل بھرے بازار کے بیچ

اپنی پوشاک کے چھن جانے پہ افسوس نہ کر
سر سلامت نہیں رہتے یہاں دستار کے بیچ

سرخیاں امن کی تلقین میں مصروف رہیں
حرف بارود اگلتے رہے اخبار کے بیچ

کاش اس خواب کی تعبیر کی مہلت نہ ملے
شعلے اگتے نظر آئے مجھے گلزار کے بیچ

kahanifreak.com

ضبط غم از قلم سارہ فاطمہ

ڈھلتے سورج کی تمازت نے بکھر کر دیکھا

سر کشیدہ مرا سایا صف اشجار کے بیچ

رزق، ملبوس، مکاں، سانس، مرض، قرض، دوا

منقسم ہو گیا انساں انہی افکار کے بیچ

دیکھے جاتے نہ تھے آنسو مرے جس سے محسن

آج ہنستے ہوئے دیکھا اسے اغیار کے بیچ

ضبط کے سبب بمشکل اس نے اپنی مٹھیاں بھینچ رکھی تھیں۔۔۔اس وقت رات کے 11 بج رہے تھے۔۔۔اس کا ضبط ایمن کی ماں کی کال نے توڑ کر رکھ دیا تھا۔

"بیٹا۔۔۔ایمن کب تک گھر آئے گی۔۔۔؟"

"آنٹی وہ میرے ساتھ نہیں ہے۔۔۔"اس نے سیدھا جواب دیا۔

"بیٹا وہ تو دانیال کی شادی۔۔۔"

"میرے دوست دانیال کی کوئی شادی نہیں ہے۔۔۔میں تو اسے لینے ہی نہیں آیا۔۔ہاں بس آج یونی میں ملا تھا اس سے۔۔۔"

"بیٹا۔۔وہ کہاں ہے اس وقت۔۔۔"آنٹی پریشان ہو گئیں۔

"آپ انکل کو فون دیں۔۔۔"

اس نے سیدھی بات کی تھی اور یہ ساری بات انکل کو بتانے کے بعد انہیں وہاں فوراً آنے کو کہا۔۔۔

فہد نے فون رکھا اور سرخ چہرے کے ساتھ ایک دم سے کھڑا ہو گیا۔

"فہد۔۔ کیا کر رہا ہے۔۔" دانیال اس کے پیچھے لپکا، مگر فہد کا غصہ آسمان کو چھو رہا تھا۔۔۔ وہ سیدھا ایمن کے سر پہنچا تھا۔۔۔ اسے اپنے سامنے دیکھتے ہی ایمن کے قدموں سے زمین نکلی تھی۔۔۔ وہ ایمن کا ہاتھ قدرے سختی سے پکڑے اسے لوگوں کی بھیڑ سے باہر لے آیا، سعد بھی اس کے پیچھے ہی تھا۔

"یہ کیا حرکت ہے۔۔۔" سعد برہم ہوا۔

دانیال نے ایک تھپڑ سعد کے منہ پر دیا۔۔۔ "سالے تو بتا یہ کیا حرکت ہے۔۔۔"

فہد نے ایک تنفر بھری نظر ایمن کے سراپے پر ڈالی اور پھر چند لمحے لے کر خود کو سنبھالا۔

"اس کتے کے ساتھ جانے کیلئے میرا۔۔۔ میرا نام استعمال کرتی رہی تم۔۔۔ اتنا بڑا دھوکا۔۔۔" فہد کا بس نہیں چل رہا تھا اس کے ساتھ کچھ کر جائے، دانیال نے اگر اسے روک نہ رکھا ہوتا تو وہ شاید کچھ کر بھی گزرتا۔

"فہد۔۔۔ میرے دوست۔۔۔"

"او ہیلو۔۔۔" سعد ایک بار پھر سے بیچ میں آیا۔

"تیری تو۔۔۔" فہد آگے بڑھ کر اس کی ٹھکائی کرنے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن دانیال اسے روک گیا۔

"سالے اب بیچ میں مت آنا۔۔۔" دانیال نے سعد کو تنبیہ کی۔

اسی لفاظی جنگ کے بیچ ایمن کے ابا بھی آ گئے۔

"ہے کوئی جواب تمہارے پاس۔۔۔اتنی رات کو اس حلیے میں تم یہاں کیا کر رہی ہو اس کے ساتھ وہ بھی میرا نام لے کر۔۔۔۔؟" فہد دھاڑا اٹھا۔

"میں سعد کو پسند کرتی ہوں۔۔" اس نے رک رک کر ہمت مجتمع کئے کہا۔۔۔اس کا ایک ایک لفظ فہد کے دل میں تیر کی طرح لگا تھا۔۔۔

"تم کچرہ ہو۔۔۔اور کچرہ ہی deserve کرتی ہو۔۔۔"

فہد نے منہ پھیر کر سعد کو دیکھا۔مایوسی سے اس نے ایمن کے باپ کی طرف رخ کیا۔

"I am sorry uncle...

اس کے بعد وہ ایمن کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

"میں تمہیں ابھی اور اسی وقت اپنی گھٹن زدہ محبت کی قید سے آزاد کرتا ہوں۔۔۔"

کہنے کے ساتھ ہی اس نے اپنے بائیں ہاتھ کی چوتھی انگلی سے منگنی کی انگوٹھی اتار کر ہوا میں اچھال دی۔

وہ بول کر وہاں سے تیز تیز قدموں سے پلٹا تھا۔۔۔دانیال بھی سایے کی طرح اس کے پیچھے ہی چل رہا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا اس کے دوست کو اس کی ضرورت ہے۔۔۔۔فہد جا کے گاڑی میں بیٹھا تھا۔۔۔دانیال خاموشی سے اس کے پاس آیا اور گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے روڈ پر ڈال گیا۔

"مجھے گھر نہیں جانا۔۔" فہد نے اسے گویا حکم دیا تھا۔

وہ بے مقصد گاڑی سڑکوں پر دوڑا رہا تھا۔۔۔فہد بولنا شروع ہوا۔

kahanifreak.com

"ایک سال کی منگنی کے بعد مجھے دھوکہ دے رہی تھی۔۔۔ فہد مرتضی جانے کب سے پاگل بن رہا تھا۔۔۔۔ فہد پاگل تھا جو اس نے محبت کی۔۔۔ فہد بے وقوف ہے۔۔۔۔ you know what Daniyal.....

آج کے بعد فہد کو محبت اور عورت دونوں سے نفرت ہے۔۔۔۔۔۔"اس نے سر پہ ہاتھ رکھا ۔۔۔۔"گھر جانا ہے مجھے۔۔۔۔"

"ٹھنڈا ہو جا جانی۔۔۔۔۔"

ساتھ ہی اب وہ دونوں گھر کی طرف روانہ ہوئے۔۔ فہد کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔۔اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

"فہد تو ٹھیک ہے۔۔۔؟؟؟"دانیال نے پریشانی سے اس کے بازو کو ہلایا۔۔۔اور فہد بے سود ہوا تھا۔۔۔

دانیال گاڑی کی رفتار بڑھاتا فہد کے گھر کے قریب اسپتال کا رخ کر گیا۔۔۔اور ساتھ ہی فہد کے ابو کو کال بھی کر دی تھی۔۔۔

"آپ کے پیشینٹ کا bp shoot ہوا ہے۔۔۔زبان کے نیچے گولی رکھی ہے۔۔۔ تھوڑی دیر میں وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔۔"ڈاکٹر اسے بول کر چلی گئ۔

"فہد یار۔۔۔ تو نے خود کے ساتھ برا کر دیا اس کے چکر میں۔۔۔"دانیال کو غصے کے ساتھ ساتھ ملال نے آن گھیرا تھا۔

مرتضی صاحب ہانپتے ہوئے ہسپتال پہنچے تھے۔۔۔ان کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ فہد کی جانب سے انہیں کبھی کوئی ایسی اطلاع بھی مل سکتی ہے۔

"کیا ہوا ہے فہد کو۔۔۔؟"

"انکل بس بی پی شوٹ ہوا ہے لیکن گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔"

"مگر یہ سب اچانک سے کیسے ہو گیا۔۔۔؟"

دانیال ان سے نظریں چرا گیا۔وہ دونوں ٹین ایجرز نہیں تھے، لیکن اس کی دوست کی محبت میں کھوٹ نہیں تھا اور ریاضتوں کے بدلے دھوکہ سہن کرنا ہر عمر میں ہی بھاری پڑتا ہے۔

"دانیال۔۔۔"انہوں نے اس بار زور دے کر کہا۔

"انکل آپ کو فہد بتا دے گا۔۔۔"

"مجھے ابھی سننا ہے دانیال۔۔۔"ان کی آنکھوں میں وارننگ تھی۔

اس نے بے ساختہ ماتھا مسلا۔"فہد نے منگنی توڑ دی ہے۔۔۔"

"واٹ۔۔۔"یک دم انہوں نے با آواز بلند کہا۔پہلے فہد کی طبیعت خراب ہونے کی اطلاع اور اب اک نیا دھماکا۔"مگر کیوں۔۔۔؟"

"بد قسمتی سے۔۔۔"اس نے ناچار کندھے اچکائے۔"بھابی اسے دھوکہ دے رہی تھیں۔۔۔"اس ساری صورتحال میں دانیال کو خوامخواہ ہی شرمندگی ہو رہی تھی یوں جیسے دھوکا اس نے دیا ہو۔

"انکل! آپ تو جانتے ہیں فہد اپنے رشتوں کو لے کر کس قدر جذباتی ہے۔۔۔"

"ہمم۔۔۔۔"انہوں نے گہری سانس لی۔

kahanifreak.com

"آپ کے مریض کی طبیعت بہتر ہے۔۔۔اب آپ اسے گھر لے کر جا سکتے ہیں۔۔۔"نرس نے آ کر کہا تو ان دونوں نے سکون کا سانس لیا تھا۔۔۔

بلآخر ہسپتال کی وحشت سے نکل کر وہ لوگ فہد کو لئے گھر آ چکے تھے۔۔۔دانیال نے فہد کو پلنگ پر لیٹنے میں مدد کی تھی۔۔۔وہ کچھ لمحے فہد کو دیکھتا رہا جو چت لیٹا چھت پر جانے کیا تلاش کرنے میں الجھا ہوا تھا۔

"فہد۔۔۔"دانیال نے بے بسی سے کہا۔"کیا چل رہا ہے تیرے دماغ میں۔۔۔؟کیوں خود کو اذیت دے رہا ہے۔۔۔؟"

وہ ابھی بھی چھت کو ہی دیکھ رہا تھا۔"جانتا ہے اس وقت میں کیا محسوس کر رہا ہوں۔۔۔؟مجھے محسوس ہو رہا ہے جیسے وہ میرے منہ پر تھوک کر گئی ہو۔۔۔میری وفا کو دھتکار کر۔۔۔محبت کا گلا دبا کر۔۔۔یار۔۔۔۔"اس نے دانیال کی جانب اپنی گردن گھمائی۔"بے وفائی اس نے کی ہے،شرمندگی سے سر اس کا جھکنا چاہئے تھا مگر دیکھو میری وفا نے میرا ہی سر جھکا دیا۔۔۔"وہ اب اپنے ہاتھوں کی جانب دیکھنے لگا تھا۔"وہ پارسا بنتی رہی اور میں اسے پارسا سمجھتا رہا،میں اچھائی کی عینک سے برائی کو دیکھ کر خوش ہوتا رہا۔۔۔کیا یہ بے غیرتی کے زمرے میں نہیں آئے گا کہ اس کی بے وفائی پر بھی میں جی رہا ہوں۔۔۔"فہد نے آنکھیں بند کرتے ہوئے خود پر ضبط کیا۔

"فہد۔۔۔کسی اور کے کئے کی تکلیف خود کو دینا کہاں کی عقلمندی ہے۔۔۔"دانیال اس وقت خود کو دنیا کا سب سے بے بس انسان محسوس کر رہا تھا جس کے بس میں اپنے یار کے زخموں تک کا مرہم نہیں تھا۔

kahanifreak.com

"تو۔۔ جانتا ہے۔۔۔ مجھے اس سے زیادہ خود پر غصہ ہے۔۔۔ میں کتنا گدھا ہوں۔۔۔ کتنا بے وقوف ہوں یار۔۔۔ اب کے بعد کون محبت پر یقین کرے گا۔۔۔" وہ یوں گویا ہوا جیسے اس نے دانیال کی بات سنی ہی نہ ہو۔

"بس کر دے فہد۔۔۔ تو نے اس سے دامن چھڑا لیا ہے۔۔۔ راہیں جدا کر لی ہیں۔۔۔ اب بس۔۔۔۔ معاملہ خدا پر چھوڑ دے۔۔۔ تو نے خدا کو حاظر ناظر جان کر یہ رشتہ بنایا تھا۔۔۔ پوری سچائی سے نبھایا تھا۔۔۔ تو قصور وار نہیں ہے یار پھر خود کو سزا بھی مت دے۔۔۔۔"

"معاملہ خدا پر ہی چھوڑ رہا ہوں۔۔۔۔" اس نے مختصر سا جواب دیا۔

"میری جان۔۔۔ جب معاملہ خدا کے سپرد کرتے ہیں تو معاملے اور خدا کے بیچ سے نکل جاتے ہیں۔۔۔" دانیال نے اسے سمجھایا۔

"ایک کام کرے گا۔۔۔؟"

دانیال اس کی نظروں سے کچھ الجھا۔ "کیا۔۔۔؟"

"اس کے باپ سے کہنا کہ اس گھٹیا انسان سے اس کی شادی ضرور کروا دے۔۔۔"

"تو اس کے لئے کیوں سوچ رہا ہے۔۔۔ اس کے باپ کی مرضی وہ چاہے جو مرضی کرے۔۔۔"

"جب تک وہ منگیتر تھی میری۔۔۔" اس کے منہ سے بلا ختیار ہی نکلا۔ "اس کا کہا ایک ایک لفظ میں نے پورا کیا تھا۔۔۔ اور کل یہ بات بھی اس نے میری منگنی میں ہوتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔" فہد نے آنکھیں بند کر لیں۔

"سمجھ نہیں آرہا تجھے بیوقوف کہوں یاں محبت میں ڈسا وفا کا پیکر سمجھ کر نظر انداز کر جاؤں۔۔۔"فہد نے جواب میں کچھ بھی نہیں کہا تھا۔

"اس کا ایک ہی آسان طریقہ ہے۔۔۔میرے پاس اس بہن جی کی اس بندے کے ساتھ کچھ تصویریں ہیں۔۔۔تو کہے تو اس کے ابا کو بھیج دوں۔۔۔؟"دانیال نے اک نیا انکشاف کیا تھا۔

فہد نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں۔"تو سب جانتا تھا۔۔؟"

"کل ہی معلوم ہوا تھا۔۔"اس نے اپنا فون آگے کیا اور فہد کو شاپنگ مال والی تصاویر دکھائیں۔"تجھے دکھانے کے لئے لی تھیں مگر پھر تجھے دکھانے کی ہمت نہیں جٹا پایا۔۔"دانیال نے نظریں چرائیں۔

"خیر ہے۔۔۔مجھے اب سونا ہے۔۔۔صبح تو یہ کام کر دینا۔۔۔"

دانیال بھی اس کے برابر میں لیٹ گیا۔۔۔

"اب تو یہاں کیوں سو رہا ہے۔۔؟"

"میں اپنے فہد جانو کو اس حال میں چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔۔۔"دانیال نے بھرپور اداکاری کی۔

"میں نے تجھے رکھ کے چماٹ لگانی ہے۔۔۔"فہد اس کی چھچھوری حرکتوں پر برہم ہو گیا۔

"جی جی۔۔۔آپ تو سلمان خان ہیں۔۔۔"اس نے پھر سے زنانہ آواز نکالی۔۔۔بدلے میں فہد نے اسے لات ماری اور وہ یہ پلنگ سے باہر جا گرا۔۔۔۔

"ابے لگ تو نہیں گئی۔۔۔"فہد فکر مند ہوا اٹھا، آخر اتنی زور سے بھی نہیں ماری تھی۔

"جا رہا ہوں۔۔روڈ پر سوؤں گا اب۔۔۔" وہ جانے لگا۔

"ابے نہیں نہیں۔۔۔آجا۔۔میرا بھائی۔۔میرا یار۔۔۔یہ mattress بچھا اور سو جا۔۔" فہد نے اسے آفر دی اور دانیال بنا دیر کئے قبول کر گیا۔

"تیری ممانی کو رحم نہیں آتا تجھ پر۔۔۔" اس نے سوال کیا۔

"تاریخ گواہ ہے آج تک تو رحم نہیں آیا ان کو۔۔۔" دانیال نے بنا کسی جذباتی وابستگی کے جواب دیا۔

اور پھر کچھ لمحے باتیں کرتے رہنے کے بعد وہ دونوں نیند کی وادی میں گم ہو گئے تھے۔۔۔

سعد نے فہد کے جاتے ہی فوراً قوالی نائٹ سے نکل کر قبرستان کا رخ کیا تھا اور پھر ایک قبر کے قریب آ کر بیٹھ گیا اور آہستہ آہستہ اس کی مٹی پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

"کہا تھا نا۔۔۔آپ کے ایک ایک آنسو کا بدلہ لوں گا۔۔آج شروعات کر دی ہے میں نے۔۔۔ اس کی منگنی ٹوٹ چکی ہے۔۔۔۔آپ کے جنازے پر قسم کھائی تھی کہ سعد بدلہ لے گا اور اب آج پہلی جیت مبارک ہو۔۔۔"

اس نے اپنی آنکھ سے آنسو پونچھے اور کھڑا ہوتا ہوا اپنی گاڑی کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔

"اس idiot نے اتنی زور سے مارا ہے۔۔ناک سے خون نکال دیا۔۔۔" وہ ٹشو پیپر سے اپنی ناک صاف کرنے لگا تھا۔

----

kahanifreak.com

ممتاز بیگم ہاتھوں میں چند تھیلیاں پکڑے ہانپتے ہوئے آئی تھیں اور ہاتھ میں پکڑی تھیلیوں کو تخت پر رکھتی اس پر ٹک گئیں اور ساتھ ہی زور زور سے گھر میں آوازیں لگانا شروع کرتے ہوئے اپنی آمد کا پتا بھی پتا دینے لگی تھیں۔

"ارے او نگین۔۔۔او سبین ادھر آؤ۔۔ دیکھو جوڑے لائی ہوں میں۔۔۔"انہوں نے کمرے کے دروازے کی جانب جھانکا۔"ارے کدھر ہو۔۔آؤ آکر پسند کر لو۔۔"

نگین اپنی ماں کو دیکھتے ہی تیز تیز قدم لیتی ان تک آئی تھی۔"ارے نئے کپڑے لائی ہیں۔۔"وہ سامنے پڑے بیگز کو کھنگالنے لگی۔

"سبین کدھر ہے وہ بھی دیکھ لے پھر جو بچ جائے وہ اس اریبہ کو دے دینا۔۔ جانے کب جان چھوٹے گی۔۔"

وہ ہمیشہ سے یہ ہی کرتی آرہی تھیں۔۔ کبھی کبھی تو اریبہ کے لئے کچھ لے کر ہی نہیں آتی تھیں۔۔آجا کر اسے سبین کے کپڑے پہننے پڑتے تھے۔۔

"امی۔۔ نوید سادگی سے شادی کرنے کو کہہ رہا ہے اور وہ نہیں چاہتا اریبہ شادی میں شرکت کرے۔۔۔"

"ہاں تو۔۔؟ ٹھیک تو کہہ رہا ہے تو پہلی فرصت میں اسے ہاں بول دے۔۔۔"ممتاز بیگم تو چہک ہی اٹھیں۔

"امی۔۔اریبہ نہیں جائے گی تو میں بھی نہیں جاؤں گی۔۔"سبین نے کمرے سے آتے ساتھ ہی اعلان کیا تھا۔

ممتاز بیگم نے رخ پھیرے گھور کر اسے دیکھا۔"تجھے بڑی ہمدردی ہے اس سے۔۔"

kahanifreak.com

"ہاں تو کیوں نہ ہو۔۔۔ میری بہن ہے۔۔۔ میری دوست ہے۔۔۔" وہ سر اٹھائے بولی۔

"ارے لعنت ہے۔۔۔ تیری سگی بہن سے تیری بنتی نہیں اور آئی بڑی اسے بہن بنانے والی۔۔۔"

"تو سگی بہن کے کرتوت بھی نہیں ہیں ایسے کہ اس سے بنائی جائے۔۔۔" سبین کہاں خاموش رہنے والی تھی، ہاں بس ماں ہاتھ میں جوتا نہ پکڑیں۔

"ہاں تو مت آنا۔۔۔ ویسے بھی میرے اور نوید کا ہی آنا ضروری ہے۔۔۔" ماں کو ہلکا پڑتے دیکھ کر نگین بھی میدان میں کود پڑی۔

"توبہ توبہ کیا زمانہ آگیا ہے۔۔۔اماں دیکھ لو۔۔۔ یہ تو تمہیں بھی کٹا رہی ہے۔۔" سبین نے کانوں کو ہاتھ لگائے۔۔

"ارے ستیاناس جائے تیرا نگین۔۔۔ماں کو بھی نہیں چھوڑا۔۔۔۔"

"اماں۔۔۔ سبین خامو خواہ میں آگ لگا رہی ہے۔۔۔" نگین کے احتجاج پر سبین فوراً سے اٹھتی وہاں سے بھاگی تھی۔

"سبین رک ذرا۔۔۔ بتاتی ہوں تجھے۔۔۔" وہ ممتاز بیگم کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی بھاگ گئی تھی۔

فہد تو محبت میں دھوکے کا غم دل سے ہی لگا کر بیٹھ گیا تھا۔ آج کل تو اس کا اپنے کمرے کے سوا کہیں جانے کا دل ہی نہیں ہوتا تھا، آفس سے بھی وہ دور ہی بھاگ رہا تھا۔ رت جاگا کرنے کے

بعد وہ ابھی تک ویسے ہی اندھیرے کمرے میں لیٹا ہوا تھا، کسی پہر کا کوئی ہوش نہیں تھا۔اس نے اپنے ارد گرد ہاتھ چلاتے ہوئے موبائل ٹٹولا اور موبائل ملتے ساتھ ہی دانیال کا نمبر ملایا۔

"دانیال آج میں آفس نہیں آؤں گا تو سارے معاملات دیکھ لینا۔۔۔"

"جی باس۔۔۔"اس قسم کے آرڈر پر وہ بھنا گیا۔"ویسے ہمارے ہاں پہلے سلام کرتے ہیں۔۔۔"

"کیا ہے۔۔۔؟اتنی سڑی ہوئی شکل کیوں بنا رکھی ہے۔۔۔؟"

"یہ چہرہ بھائی کی محبت میں ذلیل ہو ہو کر اب ایسا ہی ہو گیا ہے۔۔۔"دانیال کے جلے بھنے انداز پر فہد بے ساختہ ہی مسکرا اٹھا۔

دوسری جانب فہد کی مسکراہٹ محسوس کرتے ہی دانیال کے چہرے پر بھی مسکان پھیل گئی تھی، پچھلے کچھ دنوں سے وہ اپنے یار کو راضی کرنے کیلئے مسخرے پن پر اترا ہوا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

اریبہ صبح صبح قلم کاغذ لے کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔اس نے اپنے ابا کے نام خط لکھنے کا فیصلہ کیا تھا اور خط کا متن عام خطوط سے کافی الگ تھا۔

ڈیئر ابا۔۔۔

میں اور لوگوں کی طرح پیارے ابا جان نہیں لکھوں گی۔۔۔"اس نے اک ہی جملہ لکھ کر آگے جانے کتنے ہی نقطے لگا دئے۔۔۔یوں جیسے جذبات بہت بکھرے ہوئے ہوں اور ان کو نہ تو سمیٹنے کی طاقت ہو اور نہ ہی کاغذ پر اتار دینے کا حوصلہ۔۔۔

"میں جانتی ہوں آپ کو کبھی میں پیاری لگی ہی نہیں۔۔۔اگر آپ کو میرے ساتھ تھوڑی سی بھی محبت ہوتی تو شاید آج میری زندگی بھی زیادہ نہ سہی تھوڑی سی ہی آسان ہوتی۔۔۔۔جان بھی نہیں لکھوں گی۔۔۔"اس کے آگے لب ہلے" باباجان۔۔۔۔۔۔۔۔۔"تو قلم رک گیا ۔اس نے سر جھٹکا گویا الفاظ جھٹکنے چاہیں ہوں اور واپس سے لکھنا شروع کیا۔" جان۔۔۔ بھلا میں آپ کی جان کیسے ہو سکتی ہوں۔۔۔کوئی اپنی جان پر یوں زندگی تھوڑی ناں تنگ کر دیتا ہے۔۔۔"آنکھیں شاید پانی سے بھرنے لگی تھیں گر ایسا تھا تو رخسار ابھی تک نم کیوں نہ ہوئے تھے ،نہ لبوں میں جنبش ہونے لگی تھی۔۔۔"کاش میں تب تھوڑی سی بڑی ہوتی اور اپنی ماں کو بچا لیتی۔۔۔آپ کو پتا ہے جب جب کوئی میرا پورا نام لیتا ہے ناں اریبہ محسن تو مجھے اور شرمندگی ہوتی ہے۔۔۔ محسن کا مطلب تو احسان کرنے والا ہوتا ہے ناں پھر آپ نے کیسا احسان کیا ہے مجھے پر۔۔۔ یہ کیسا احسان ہے ابا کہ میرے نصیب میں مار، طعنے، ذلت اور تنہائی لکھ گئے۔۔۔"

"آپ کی بدنصیب بیٹی جسے یہ بھی نہیں پتا کہ یہ خط کہاں بھجواؤں۔۔۔

اریبہ۔۔۔صرف اریبہ۔۔۔"

وہ آزردگی سے مسکرائی اور خط کو طے کر کے اپنے کالج بیگ میں ڈال دیا۔۔۔

حسب معمول آج گھر میں پھر سے اک نیا مسئلہ آن پڑا تھا، پتا نہیں حقیقت میں مسائل نے ان کا در دیکھ لیا تھا یاں چچی ہی ان سب مسائل کو جھپی ڈال کر بیٹھ گئی تھیں جو آئے دن ایک سے بڑھ کر ایک آزمائش چلی آرہی تھی۔اک بات تو طے تھی آزمائش خواہ کیسی بھی ہو اس کا نتیجہ

اریبہ کو ہی بھگتنا ہوتا تھا، اس وقت بھی وہ اک جانب دیوار کے ساتھ چپکی کھڑی نظریں جھکائے ہوئے تھی اور سبین وہی لاپرواہ انداز لئے بس ماں کے بولنے کی منتظر تھی۔

"اماں اب بتا بھی دو کیا بات ہے، کیوں خون خشک کرنے پر تلی ہوئی ہو۔۔۔"

"میرے پاس پیسے نہیں ہیں کہ میں تم لوگوں کو آگے پڑھائی کرواسکوں۔۔۔ بس انٹر کے امتحان دو اور اپنے اپنے گھر کی ہو جاؤ تم لوگ۔۔۔" ممتاز بیگم نے بنا کسی کی جانب دیکھتے فیصلہ سنایا۔

ماں کے فیصلے نے تو جیسے سبین کے دل میں ٹھنڈ ڈال دی تھی۔ "واؤ۔۔۔امی۔۔۔ I love u.."

سبین خوشی سے چیخ ہی اٹھی۔

"ایک تو تو اور دوسرا تیرا جواد۔۔۔" ممتاز بیگم پہلو بدل کر رہ گئیں۔

"پر چچی میں پڑھنا چاہتی ہوں۔۔۔" اریبہ جو کب سے خاموش کھڑی تھی اس نے ہمت جتا کر بلآخر کہا۔

"ہاں تو پڑھ۔و۔۔ شوق سے پڑھو۔۔۔ پر اپنے پیسوں سے بی بی۔۔۔ بہت مفت کی روٹیاں توڑ لی تو نے۔۔۔ جا کر نوکری پکڑ اور پھر جتنی مرضی چاہے پڑھائی کیجئیو۔۔۔" انہوں نے دو ٹوک انداز میں انکار کر دیا تھا۔

"جی چچی۔۔۔۔ بہت شکریہ۔۔۔" اریبہ نے اتنی سی ہی اجازت مل جانے پر خوشی کا اظہار کیا، ممتاز بیگم نے گھور کر اسے دیکھا یوں جیسے وہ مذاق اڑا رہی ہو۔ سبین سر جھکاتی کھی کھی کرنے لگی تھی۔

دانیال بیچارے کی زندگی بھی صحیح تھی، دل یار کا ٹوٹا تھا اور اس کے محبوب کی گلیوں کی خاک دانیال چھان رہا تھا۔ وہ آج ایمن کی جانب گیا تھا، گلی میں ٹینٹ لگے دیکھ کر وہ آس پڑوس سے پوچھ گچھ کرنے کے بعد فہد کی جانب آ گیا۔

"کیا ہوا۔۔۔؟" غالباً فہد اس کا چہرہ دیکھ کر اندازہ لگا چکا تھا۔

دانیال نے فہد کی جانب دیکھا اور پھر کچھ لمحے وہ الفاظ کو جوڑتا رہا۔ "یار۔۔۔ اس کے ابا کا انتقال ہو گیا ہے۔۔۔" دانیال کے چہرے پر افسوس عیاں تھا۔

"انکل شریف تھے۔۔۔ اتنی بے عزتی اور بے غیرتی برداشت نہیں کر پائے۔۔۔" فہد نے سخت لہجے میں کہا۔

"ہمم۔۔۔ تو کیا کر رہا ہے۔۔۔؟" دانیال نے اس کے کمرے میں سامان بکھرا ہوا دیکھ کر اس سے پوچھا۔۔۔

"جو زندگی سے چلی گئی ہے نا۔۔۔ اب اس کی نشانیاں اور چیزیں بھی نکال باہر کر رہا ہوں۔۔۔" فہد کا اشارہ ان گفٹ اور کارڈز کی طرف تھا جو اسے عید، برتھ ڈے پر دئے گئے تھے۔ دانیال نے قریب آ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

فہد نے دبی دبی سی مسکراہٹ دی۔۔۔ اور پھر گویا ہوا۔۔۔ "پریشان نہ ہو۔۔۔ میں نے سب وقت پر چھوڑ دیا ہے۔۔۔"

"اسی لئے تو پریشان ہوں۔۔۔ چیزیں وقت پر نہیں اللہ پر چھوڑنی چاہئیں۔۔۔ trust me.... ان دونوں باتوں میں بہت فرق ہے۔۔۔"

دانیال کی بات چند لمحوں کو ہی صحیح مگر فہد کو خاموش کروا گئی تھی فہد ایک لمحے کے لئے خاموش ہو گیا۔

"دانیال۔۔۔ میرا قصور بتا دے یار۔۔۔ آخر کہاں کمی تھی میری محبت اور خلوص میں۔۔۔؟" وہ زمین پر قدرے گرنے والے انداز میں گھٹنے زمین پر ٹیکتا بیٹھ گیا۔

"کمی تیری محبت اور خلوص میں نہیں تھی۔۔۔ بلکہ وہ ہی کم ظرف تھی۔۔۔ تو خدا کا شکر ادا کر۔۔۔ اگر یہی سب تجھے نکاح کے بعد پتا چلتا تو تو کیا کر لیتا۔۔۔" اس نے بہت نرم انداز سے اسے سکے کا اک اور رخ دیکھایا۔ "وہ کیا کہتا ہے شاعر ہنس کر غم پی جا۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ عورت کے ساتھ کچھ برا ہو جائے تو وہ رو دھو کر اپنا غم کم کر لیتی ہے پر مرد نہ تو اپنے غم پر رو سکتا ہے نہ اپنے دکھڑے کسی کو سنا سکتا ہے۔۔۔ کیوں۔۔۔؟ کیونکہ یہ معاشرہ امید رکھتا ہے کہ مرد ہمیشہ سب ہنس کر سہ لے۔۔۔"

دانیال اس کی بات پر سنجیدہ ہو گیا۔ "میرے سامنے تو رو بھی سکتا ہے اور اپنے غم سنا بھی سکتا ہے۔۔۔۔ جو بھی تیرے دل میں ہے تو بول لے یار۔۔۔ فہد۔۔ ایک بار دل کا غبار نکال لے۔۔۔"

"جانتا ہے عورت وفا کا پیکر ہوتی ہے دانیال اور میرا نصیب دیکھ اس میں وفا نام کی بھی نہیں تھی۔۔ چلو وفا نہ سہی۔۔۔ تھوڑی شرم ہی ہوتی۔۔ افسوس وہ بھی نہیں تھی۔۔۔ میرے نام سے منسوب ہو کر، میرا دیا ہوا بریسلٹ اپنے ہاتھ میں پہن کر اور وہی ہاتھ کسی اور کو تھماتے ہوئے اسے ذرا بھی جھجک نہیں ہوئی۔۔۔ پکڑے جانے پر اس کی آنکھوں میں ندامت تک

kahanifreak.com

نہیں تھی۔۔۔نہ ہی انجام کا خوف تھا۔۔ کس مٹی کی بنی تھی وہ یار۔۔۔ میرا نہ سہی اپنے ماں باپ کا ہی خیال کر لیتی۔۔۔"

دانیال ان سب باتوں کے جواب میں محض اس کے کندھے پر ہاتھ ہی رکھ سکا تھا۔۔۔

اریبہ کے سر چچی نے مٹر چھیلنے کی ذمہ داری لگا رکھی تھی، وہ کتاب سامنے رکھے مٹر چھیل رہی تھی۔ جہاں موقع ملتا وہاں ساتھ ساتھ کتاب پر بھی نظر ڈال لیتی۔ اسی اثناء میں سبین بھی ماں سے آنکھ بچا کر اس کی مدد کو اس کے پاس آ گئی۔

"ویسے مجھے یہ کام پسند تو نہیں لیکن چلو مل کر چھیل لیتے ہیں۔۔"

اریبہ مسکرا دی۔

"یہ جو موٹی نگین ہے ناں بس اس سے مفت کی روٹیاں تڑوا لو یا پھر لوفر سے منگیتر کے ساتھ باتیں کروا لو۔۔۔وہ بھی اس کے جیسا ہی ہے نہ کام کا نہ کاج کا دشمن اس ٹین کی چھت کا۔۔۔"

سبین نے جس قدر دانت پیس کر کہا تھا اریبہ کا قہقہہ اتنا ہی زوردار تھا۔ اسے ہنستا دیکھ کر سبین بھی ہنسنا شروع ہو گئی تھی۔

"مٹر چھیل لو، اس سے پہلے چچی آ جائیں۔۔۔" اریبہ نے ہنسی پر قابو پایا۔

سبین سر ہلاتے ہوئے واپس سے مٹر چھیلنے لگی تھی۔ اریبہ۔۔۔ایک بات پوچھوں۔۔۔؟"

"ہمم۔۔۔" اریبہ گھٹنے پر منہ ٹکائے مٹر چھیلنے کے ساتھ ساتھ سامنے رکھی کتاب سے اپنا سبق پڑھ رہی تھی۔

"تمہیں نکاح ٹوٹنے کا ذرا سا بھی دکھ نہیں ہوا۔۔؟"

kahanifreak.com

اریبہ کے مٹر چھیلتے ہاتھ رک گئے،اس نے سبین کی جانب دیکھتے نفی میں گردن ہلائی۔"نہیں ۔۔۔مجھے لگتا ہے کبھی کبھی ہمارے ساتھ تھوڑا برا اس لئے ہوتا ہے کہ ہمیں زیادہ برا ہونے سے بچایا جاسکے۔۔۔کیا پتا یہ میری کسی دعا کا اثر ہو جو اللہ نے مجھے اس کے شر سے بچا لیا۔۔"

"لیکن تم پر ٹیگ بھی تو لگ گیا نا۔۔"سبین افسردہ ہوگئی۔

"جہاں اتنے ٹیگ ہیں وہاں ایک اور سہی۔۔۔"وہ کندھے اچکاتی واپس سے اپنے کام پر لگ گئی تھی۔

اگلی صبح سبین اور اریبہ دونوں ساتھ ہی کالج کیلئے نکلی تھیں، خلاف معمول آج سبین نے اریبہ کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔پہلے پہل تو اریبہ کو سمجھ ہی نہیں آیا مگر پھر خود کو مختلف راستے کی جانب کھینچتا دیکھ کر اریبہ کو ہوش آیا تھا۔

"ارے ارے سبین یہ تم کہاں سے لے کر جا رہی ہو۔۔۔"

"آج دوسرے راستے سے چلتے ہیں نا۔۔"سبین نے ضد کی۔

"ارے۔۔۔پر۔۔۔یہ تو کہیں اور جاتا ہے۔۔۔"

"اریبہ تم منہ بند کروگی۔۔۔"سبین کی ڈپٹ پر وہ خاموش ہوگئی۔

کچھ ہی قدم چلنے کے بعد سبین اس کا ہاتھ تھامے اپنے بائیں جانب گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لئے پارک میں لے آگئی۔

"سبین۔۔یہ ہم کہاں آگئے ہیں۔۔۔؟"اریبہ پریشانی سے سبین کا چہرہ دیکھنے لگی تھی جس پر اطمینان ہی اطمینان تھا۔

"امریکہ میں۔۔۔دکھائی نہیں دے رہا۔۔پارک ہے یہ۔۔۔"

"پر ہم پارک میں کیوں آئے ہیں۔۔۔؟"وہ جھنجھلائی۔

"میرا رشتہ طے کرنے۔۔۔یار۔۔تم اتنا کیوں ڈر رہی ہو۔۔۔میں ہوں نا۔۔"

"سبین مجھے ایسے کالج بنک کرنا اچھا نہیں لگ رہا۔۔"

"اللہ۔۔۔میرا چندہ۔۔۔میری جان۔۔ہو گیا۔۔اب ہم یہاں گھاس پر بیٹھتے ہیں۔۔"اس نے اریبہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے بھی بیٹھا دیا۔۔۔

"یار۔۔انسان کو ناں تازہ ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔تمہارا دماغ امی کی باتوں سے خراب نہیں ہوتا کیا۔۔۔؟"سبین نے اس سے سوال کیا۔۔۔

"ہاں۔۔۔تو تمہیں اچانک سے تازہ ہوا کیوں یاد آگئی۔۔۔"

"دیکھو اریبہ۔۔وہ نا۔۔چل بتا دیتی ہوں۔۔۔"سبین نے ہاتھ مسلے اور پھر نتیجے پر پہنچ ہی گئی۔

"جواد کا برتھ ڈے ہے تو اس کے لئے گفٹ لینا ہے میں نے۔۔۔"

"لیکن ہم پارک میں کیا کر رہے ہیں۔۔۔"

"ہم دکان کھلنے کا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔پھر ہم سامان خریدیں گے اور پھر ہم چاٹ کھائیں گے۔۔۔"سبین نے بات کے اختتام پر لبوں پر زبان پھیری۔

"یار۔۔تم گفٹ پر پیسے کیوں ضائع کر رہی ہو۔۔۔"

"کیوں میرا دل نہیں ہوتا جب لوگوں کو ان کے منگیتر پر پیسے ضائع کرتے دیکھتی ہوں۔۔۔"اس کا لہجہ روہانسا ہوا۔

"سبین خدا کو مانو بہن۔۔۔ کالج بنک کر کے تم اپنے منگیتر کے لئے گفٹ لینے آئی ہو۔۔۔"

اریبہ ہونق بنی اسے تکنے لگی۔

"ہاں تو اور کیا۔۔۔"

"اچھا۔۔ ہم کونسی مارکٹ جائیں گے۔۔؟"

"دیکھو بہن۔۔ پچھلے چھ مہینے سے سب کے پرس سے دس دس روپے مار مار کر بڑی مشکل سے پندرہ سو روپے جمع کئے ہیں۔۔۔ ہم لنڈا بازار جائیں گے۔۔۔"

"سبین۔۔۔ اپنے منگیتر کو لنڈا بازار سے گفٹ کون لے کر دیتا ہے۔۔۔"

"تم تو ایسے بول رہی ہو جیسے وہ بڑا کوئی شہزادہ ہے نا۔۔۔ اوقات لنڈا بازار سے بھی کم ہی ہے اس کی۔۔۔"

"افففففف۔۔۔ سبین اپنے منگیتر کی اتنی بے عزتی کون کرتا ہے۔۔۔"

"میں۔۔ سبین اور کون۔۔ تم تو بیٹا دیکھو ذرا ایک بار یہ جواد ہاتھ آجائے میرے بس پھر۔۔۔"

"سبین۔۔۔ تم جب یہ الٹی سیدھی حرکتیں کرتی ہو نا۔۔ مجھے بہت ڈر لگتا ہے۔۔۔"سبین سے زیادہ وہ خوفزدہ تھی۔

"تم تو نا۔۔ بس ساری عمر ڈرتی رہنا۔۔۔ تم سے اور کچھ نہیں ہونے والا۔۔۔"

"یار۔۔۔ ہم۔۔ کتنے بجے جائیں گے۔۔؟"اب کی بار سبین اریبہ کے سوال پر زچ ہو گئی، اس نے گردن گھما کر اریبہ کو گھوری کروائی۔

"تم۔۔۔ تم نا۔ کتاب نکالو اور ٹیسٹ یاد کرو۔۔۔ ابھی۔۔ شاباش۔۔۔ جب تک میں نا بولوں آواز نہ آئے تمہاری۔۔۔"

"اچھا بھئی میں چپ ہی ہو جاتی ہوں، جو دل میں آئے وہ کرو۔۔۔" اریبہ نے اور کچھ نہیں تو گھاس ہی اکھاڑنی شروع کر دی تھی۔

فہد اپنے کمرے کے ساتھ ملحقہ بالکونی کی بتیاں بجھائے سامنے سڑک پر نظریں جمائے یوں محو غم تھا کہ اسے دانیال کی آمد کی بھی خبر نہیں ہوئی تھی۔ دانیال نے پیچھے سے آکر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"تیرا کام کر آیا ہوں۔۔۔"

فہد نے ویسے ہی کھڑے گردن کو ہلکا سا خم دیا۔ "ہمم۔۔۔ تھینکس۔۔۔"

"ابھی تک ڈپریس ہے تو۔۔۔؟" دانیال بھی اس کے ساتھ آکر کھڑا ہو گیا تھا۔

فہد نے اک لمبی سانس کھینچی۔ "Depression..."

اس نے پل کے پل سر جھکایا اور پھر سر اٹھا کر دانیال کی جانب دیکھا۔

"کیا لفظ ہے نا یہ بھی۔۔۔ ہم اپنے اندر کے طوفانوں کو ایک چھوٹا سا یہ نام دے کر قید کر لیتے ہیں۔۔۔ مجھے زندگی سے اک چڑ سی ہو گئی ہے۔۔۔ ماں باپ کے علاوہ اور کوئی رشتہ ہے ہی نہیں ایسا جس سے وفا ملے۔۔۔"

kahanifreak.com

ابھی اس کی بات کا اختتام بھی نہیں ہوا تھا دانیال نے بنا اس کے جذبات کا لحاظ کئے اسے دھموکہ جڑ دیا۔ "دفع ہو جا سالے۔۔مجھے بے وفا بولا تو نے۔۔۔مجھے۔۔۔؟"

"ابے نہیں تو تو میری زندگی ہے۔۔۔" فہد نے اسے پکڑنا چاہا مگر وہ پیچھے ہو گیا۔

"ہاں۔۔اور لعنت ہے ایسی زندگی پر۔۔۔" دانیال کے منہ کے زاویے بھی بگڑ گئے۔

فہد زور سے ہنس اٹھا تھا۔۔ "ابے یار۔۔۔تو بالکل عورتوں کی طرح روٹھ رہا ہے۔۔" فہد نے اس کا مذاق اڑایا۔

"روٹھنا روٹھنا ہوتا ہے۔۔۔اب مجھے نہیں پتا کہ اس میں بھی قسمیں ہیں زنانہ یا مردانہ۔۔۔۔"

"دانیال۔۔۔جب تو سڑتا ہے نا قسم سے مزہ آجاتا ہے۔۔۔" فہد اب لطف اندوز ہونے لگا تھا۔

"بندر میں نے تجھ سے بات نہیں کرنی۔۔۔" دانیال روٹھی محبوبہ کی طرح منہ دوسری جانب پھیر گیا۔

"اچھا نا۔۔سوری۔۔۔یار نہیں ہے میرا۔۔۔گوریلا۔۔۔۔" فہد نے اس کے گال کھینچتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا دیا۔

دانیال نے اس کی طرف پیار سے دیکھا اور پھر اگلے ہی پل اس کے تاثرات اچانک سے بدل گئے۔۔۔ اس نے یک دم سے آگے بڑھ کر فہد کی جیب سے نظر آتی سگریٹ کی ڈبیا کو اچک لیا۔ دانیال کچھ پل ساکت ہوا تھا اور پھر اس نے بے یقینی کی کیفیت میں فہد کو دیکھا۔

kahanifreak.com

"فہد۔؟تو۔۔۔یہ۔۔۔تونے یہ سب کب سے شروع کر دیا۔۔"وہ تاسف سے سر ہلانے لگا۔

فہد نے آگے بڑھ کر اس سے ڈبیا واپس لینی چاہی،دانیال نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

"دانیال واپس دے مجھے۔۔۔"

"تو smoking کرنے لگا ہے۔۔۔" وہ ابھی تک شاک میں تھا۔

"ہاں کر رہا ہوں تو۔۔؟"وہ ڈھٹائی پر اتر آیا۔

"اس کے چکر میں خود سے دشمنی نکال رہا ہے تو۔۔۔؟بھائی پھیپھڑے تو اپنے ہیں ناں تیرے۔۔۔"

"ہاں۔۔۔میری سگریٹ واپس دے۔۔۔"

"نہیں دوں گا۔۔۔"وہ بھی شاید زندگی میں پہلی بار ڈٹ گیا تھا۔

"دانیال اوقات میں رہ اپنی۔۔۔"فہد چیخا۔

"اوقات میں ہی ہوں۔۔۔"

"تو ہوتا کون ہے مجھ پر حکم چلانے والا۔۔۔میری مرضی ہے میں سگریٹ پیوں یا چرس۔۔۔"

فہد نے اک بار پھر سے آگے بڑھ کر اس سے سگریٹ چھیننے چاہے۔

دانیال نے اک بار پھر سے پیچھے ہٹنا چاہا مگر اس سے پہلے ہی فہد آپے سے باہر ہوا اٹھا تھا اور اس نے بنا سوچے سمجھے دانیال کے منہ پر مکا دے مارا۔

“I said give me my cigarettes back... Don’t you ever dare to touch my things...”

دانیال نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔۔ سگریٹ کا ڈبہ اس پر پھینکا اور پھر وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔
فہد نے اپنے بالوں کو اپنی مٹھیوں میں بھینچ لیا۔

"ohhh...shit...shittt..."

"یہ میں نے کیا کر دیا۔۔۔ "اس کا غصہ کم ہوا تو اسے احساس ہوا۔۔۔اس نے دانیال کے نمبر پر کال ملانی چاہی مگر سامنے سے اس کا نمبر بند ہونے کی ہی اطلاع موصول ہوئی تھی۔ فہد کمرے میں آ کر پشت کے بل بیڈ پر گر گیا۔اسی اثناء میں اس کے موبائل پر میسج ٹیون بجی۔۔۔ کسی نامعلوم نمبر نے فہد کو ایمن اور سعد کی تصویریں بھیجی ہوئی تھیں۔۔۔

اس نے غصے میں اپنا فون دیوار پر دے مارا تھا۔۔۔ ایک جنون کی سی کیفیت اس پر طاری ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔اس نے پرفیوم کی بھاری شیشے والی بوتل اٹھا کر اپنے ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے پر مار دی۔۔۔ایک زوردار آواز سے شیشہ چٹخا۔۔۔۔اس سب کے باوجود بھی سکون نہ ملا تو اس نے ہاتھ سے ساری بوتلیں زمین پر گرا دیں۔۔۔اندر کا اشتعال کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا،اس نے اپنا ہاتھ پوری قوت سے شیشے پر دے مارا۔۔۔ اس کے ہاتھ سے خون نکلنا شروع ہو چکا تھا مگر اسے پرواہ ہی کب تھی۔

وہ اپنا سر تھامتا زمین پر بیٹھتا چلا گیا اور زور زور سے سانسیں لینے لگا۔۔۔

کچھ لمحوں کے بعد وہ واپس سے کھڑا ہو گیا،اس نے سائڈ ٹیبل پر موجود pain killer کی بوتل لی اور مٹھی بھر کر گولیاں اپنے گلے سے اتاریں۔۔۔وہ سینہ ملتے مسلسل کھانسنے لگا۔۔۔۔اسے اپنا گلا بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔اس نے اپنا خون نکلتا ہوا ہاتھ اپنے گلے پر رکھا اور۔۔۔وہ بے سدھ ہوتا زمین پر جا گرا۔۔۔۔

kahanifreak.com

پبلشر نوٹ:

ہم نے اپنی پوری کوشش کی ہے کہ کسی ایسے برینڈ کا نام یہاں نہ لکھا جائے جو کسی بھی طرح فلسطین کے ساتھ کئے جانے والے ظلم کا حصہ ہو، اس لئے آپ کو تخیل کی دنیا میں لے جانے کیلئے کسی کیفے، برینڈ کی جگہ 'مشہور' کا لفظ دکھائی دے گا۔۔۔اس سب کے باوجود بھی اگر آپ کو کہیں کسی ایسے برینڈ کا ذکر ملتا ہے تو ہمیں ضرور آگاہ کیجئے گا۔

kahanifreak.com